

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Guess Paper

Course Code:	402 Urdu Medium
Course Name:	معاشیات
Class:	A.D, B.A, B.Com, BS

گھر بیٹھے کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

سوال نمبر 1:

معاشیات سے متعلق ان تمام اہم تعریفوں کی وضاحت کیجیے۔ کیا یہ تعریفیں دیگر تعریفوں کے مقابلے میں معاشیات کے مضمون کا کماحقہ احاطہ کرتی ہیں یا نہیں؟

جواب:

معاشیات کی تعریف وقت کے ساتھ مختلف مکاتب فکر کے تحت ہوتی رہی ہے۔ ذیل میں اہم تعریفات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

1. دولت کی بنیاد پر تعریف:

قدیم ماہرین معاشیات (مثلاً ایڈم سمٹھ) نے معاشیات کو دولت کا علم قرار دیا۔ ایڈم سمٹھ کے مطابق:

"معاشیات وہ علم ہے جو دولت کی نوعیت اور ان قوانین سے بحث کرتا ہے جو دولت کی پیداوار اور تقسیم پر عمل پیرا ہوں۔"

یہ تعریف دولت کو مرکزی حیثیت دیتی ہے لیکن اس میں انسان کی فلاح و بہبود کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

2. فلاح و بہبود کی بنیاد پر تعریف:

مارشل (Alfred Marshall) نے معاشیات کی تعریف انسان اور اس کی فلاح کے حوالے سے کی۔ ان کے مطابق:

"معاشیات ایک طرف تو دولت کا علم ہے اور دوسری طرف جو زیادہ اہم ہے، یہ انسان کی فلاح کے ایک اہم پہلو کا مطالعہ ہے۔"

مارشل نے مزید کہا:

"معاشیات انسان کے ان اعمال کا مطالعہ کرتی ہے جن کا تعلق زندگی کے روزمرہ معاملات سے ہے۔ یہ علم انسان کی افسادیت اور اجتہادی کوششوں کا جائزہ لیتا ہے جبکہ اس بات سے غافل نہیں رہتا کہ خوش حال زندگی کے مادی وسائل کیسے حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسے مرتب کیے جاتے ہیں۔"

3. قلیل ذرائع اور انتخاب کی بنیاد پر تعریف:

پروفیسر لائونیل رابنس (Lionel Robbins) نے معاشیات کی تعریف قلت (Scarcity) اور انتخاب کے نقطہ نظر سے کی۔ ان کے مطابق:

"معاشیات وہ علم ہے جو انسانی رویے کا مطالعہ کرتا ہے جس میں انسان کے لامحدود خواہشات اور متبادل استعمال رکھنے والے قلیل ذرائع کے درمیان تعلق کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔"

یہ تعریف تین بنیادی ستونوں پر مبنی ہے:

- خواہشات: انسانی خواہشات لامحدود ہیں۔
- ذرائع: خواہشات کو پورا کرنے والے وسائل قلیل ہیں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

متبادل استعمالات: وسائل کے متعدد استعمال ممکن ہیں، جس کی وجہ سے انتخاب کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

تجزیہ:

مارشل کی تعریف میں فلاح پر زور دیا گیا جبکہ رابنس کی تعریف معاشی مسائل کی بنیادی وجہ یعنی قلت اور انتخاب کو اجاگر کرتی ہے۔ جدید دور میں رابنس کی تعریف زیادہ جامع سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ نہ صرف دولت بلکہ انسانی رویے اور وسائل کی کمیابی کے ساتھ انتخاب کے مسئلے کو بھی احاطہ کرتی ہے۔ البتہ بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ رابنس کی تعریف میں معاشیات کو صرف انتخاب کا علم قرار دے کر اس کے وسیع تر سماجی اور فلاحی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 2:

قانون تقلیل افادہ مختتم سے کیا مراد ہے؟ نیز اس قانون کی وضاحت ایک فرضی جدول اور ڈایا گرام کی مدد سے کیجیے۔

جواب:

قانون تقلیل افادہ مختتم (Law of Diminishing Marginal Utility) معاشیات کا ایک بنیادی قانون ہے جو صارف کے رویے کی وضاحت کرتا ہے۔ اس قانون کے مطابق:

"دیگر حالات بدستور رہیں تو کسی شے کی بیک وقت سلسلہ وار اکائیوں کو استعمال کرنے سے صارف کو حاصل ہونے والی ہر اضافی اکائی کا افادہ پچھلی اکائی کے افادہ سے کم ہوتا ہے۔"

وضاحت:

ایک صارف جب کسی شے کی مسلسل اکائیاں استعمال کرتا ہے تو پہلی اکائی سے اسے سب سے زیادہ اطمینان (افادہ) حاصل ہوتا ہے۔ دوسری اکائی سے افادہ نسبتاً کم ہوتا ہے، تیسری سے اس سے بھی کم، اور اسی طرح آگے۔ یہاں تک کہ ایک حد کے بعد اضافی افادہ صفر یا منفی بھی ہو سکتا ہے۔

فرضی جدول:

مندرجہ ذیل جدول افادہ کے مختلف تصورات کو ظاہر کرتا ہے:

اکائی نمبر	کل افادہ (اکائیوں میں)	اوسط افادہ	مختتم افادہ
1	10	10	10
2	16	8	6
3	18	6	2
4	18	4.5	0
5	15	3	-3



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

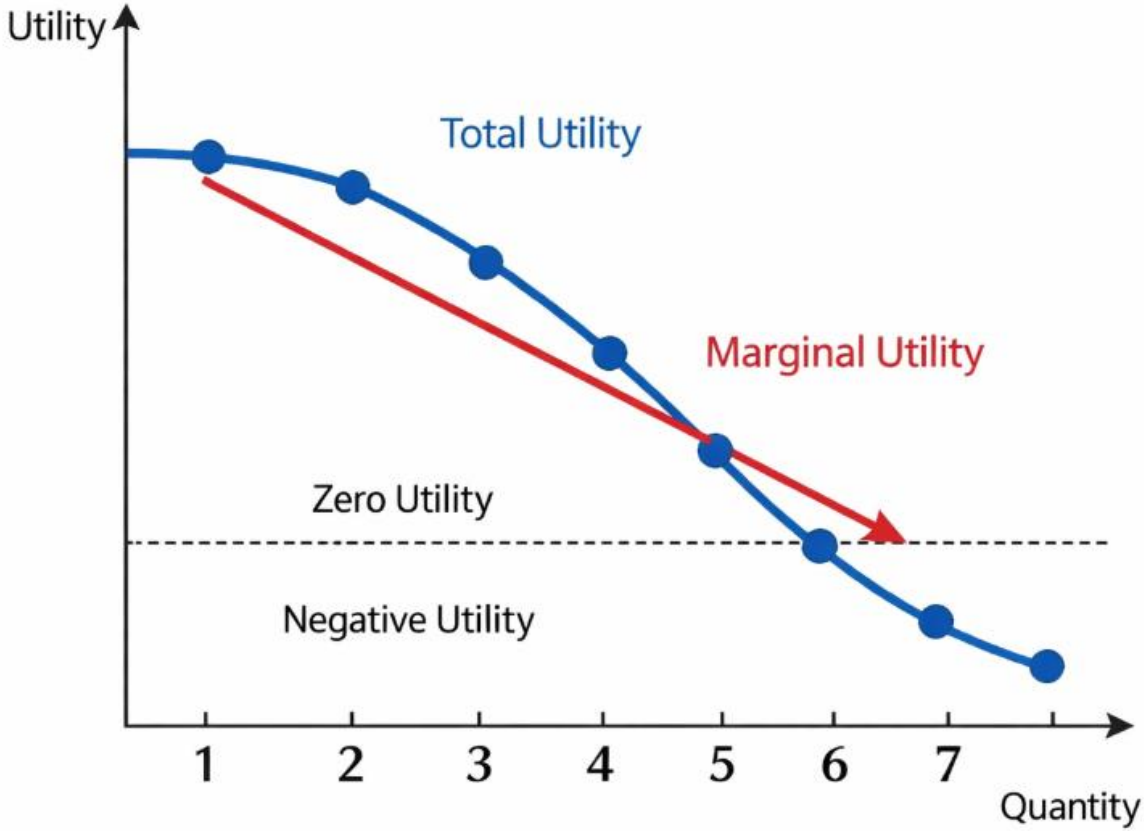
تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اس جدول میں واضح ہے کہ مختم افادہ (آخری اکائی سے حاصل ہونے والا اضافی افادہ) مسلسل کم ہوتا جا رہا ہے۔ تیسری اکائی پر یہ 2 رہ گیا، چوتھی پر صفر اور پانچویں پر منفی ہو گیا۔

ڈایاگرام:

اس قانون کو ڈایاگرام کے ذریعے بھی سمجھا جاسکتا ہے:

- کل افادہ کا خط (TU) پہلے بڑھتا ہے، پھر ایک مقام پر رک جاتا ہے اور پھر گرنے لگتا ہے۔
 - مختم افادہ کا خط (MU) شروع میں زیادہ ہوتا ہے پھر مسلسل نیچے گرتا ہے، کبھی افقی خط کو کاٹتا ہے اور پھر منفی ہو جاتا ہے۔
 - اوسط افادہ کا خط (AU) بھی گرتا ہے لیکن مختم افادہ کے خط کی نسبت کم تیزی سے۔
- یہ ڈایاگرام قانون کے عملی اطلاق کو واضح کرتا ہے۔



سوال نمبر 3:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

خطوط عدم ترجیح سے کیا مراد ہے؟ ڈایا گرام کی مدد سے وضاحت کریں۔ نیز خطوط عدم ترجیح کے خواص پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

خطوط عدم ترجیح (Indifference Curves) وہ منحنی خطوط ہیں جو دو اشیاء کے مختلف مجموعوں کو ظاہر کرتے ہیں جہاں سے صارف کو یکساں اطمینان (افادہ) حاصل ہوتا ہے۔ صارف ان تمام مجموعوں کے درمیان کوئی ترجیح نہیں رکھتا۔

ڈایا گرام کی مدد سے وضاحت:

فرض کریں دو اشیاء ہیں: گندم اور چاول۔ ایک خط عدم ترجیح (IC) پر مختلف نقاط ہیں جیسے:

• نقطہ A: 5 کلو گندم + 1 کلو چاول

• نقطہ B: 3 کلو گندم + 2 کلو چاول

• نقطہ C: 2 کلو گندم + 3 کلو چاول

ان تمام مجموعوں سے صارف کو یکساں اطمینان ملتا ہے۔ اگر صارف کو زیادہ اطمینان چاہیے تو وہ بلند تر خط عدم ترجیح (IC₂, IC₃) پر جائے گا۔

خطوط عدم ترجیح کی خصوصیات (خواص):

1. منفی ڈھلوان: (Negative Slope)

یہ خطوط بائیں سے دائیں نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک شے کی مقدار بڑھانے کے لیے دوسری شے کی مقدار کم کرنا پڑتی ہے تاکہ اطمینان برقرار رہے۔

2. محدب (Convex) ہوتے ہیں:

یہ خطوط مبدا (Origin) کی طرف محدب ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ مختتم شرح استبدال (Marginal Rate of Substitution) کا گرنا ہے۔ جب صارف کے پاس پہلی شے کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو وہ دوسری شے کی کم مقدار چھوڑ کر اسے حاصل کر لیتا ہے، لیکن جب پہلی شے کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو اس کے لیے دوسری شے کی زیادہ مقدار چھوڑنی پڑتی ہے۔

3. ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے: (Never Intersect)

دو مختلف خطوط عدم ترجیح کبھی ایک دوسرے کو نہیں کاٹ سکتے۔ اگر کاٹ لیں تو ایک ہی نقطہ پر دو مختلف اطمینان کی سطحیں ظاہر ہوں گی، جو ناممکن ہے۔

4. بلند تر خطوط زیادہ اطمینان کی نشاندہی کرتے ہیں:

مبدا سے دور واقع خط عدم ترجیح پر صارف کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس پر دونوں اشیاء کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

سوال نمبر 4:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔
 کیا آپ مکمل اور غیر مکمل مقابلے میں فرق کر سکتے ہیں؟ ڈایا گرام اور روزمرہ زندگی کی مثالوں کی مدد سے واضح کریں۔

جواب:

مکمل مقابلہ (Perfect Competition) اور غیر مکمل مقابلہ (Imperfect Competition) مارکیٹ کے دو اہم ڈھانچے ہیں۔ ان میں فرق درج ذیل ہے:

غیر مکمل مقابلہ	مکمل مقابلہ	خصوصیت
محدود (ایک یا چند)	بہت زیادہ (لامحدود)	فروخت کنندگان کی تعداد
مختلف (Differentiated) یا یکساں	یکساں (Homogeneous)	مصنوعات کی نوعیت
جزوی یا مکمل کنٹرول	کوئی نہیں (قیمت قبول کنندہ)	قیمت پر کنٹرول
رکاوٹیں موجود	مکمل آزادی	داخلے اور خارج ہونے کی آزادی
نا مکمل معلومات	مکمل معلومات	معلومات
نیچے کی طرف ڈھلوان	افقی (Perfectly Elastic)	طلب کا خط

ڈایا گرام کی مدد سے وضاحت:

- مکمل مقابلہ میں فرم کا اوسط وصولی (AR) اور مختتم وصولی (MR) کا خط ایک ہی افقی خط ہوتا ہے۔ قیمت مقرر ہوتی ہے اور فرم اسی قیمت پر جتنی چاہے فروخت کر سکتی ہے۔
- غیر مکمل مقابلہ میں (مثلاً اجارہ داری یا قلیل اجارہ) اوسط وصولی کا خط نیچے کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے اور مختتم وصولی کا خط اس سے نیچے ہوتا ہے۔

روزمرہ زندگی کی مثالیں:

- مکمل مقابلہ: گندم، چاول جیسی زرعی اشیاء کی منڈی جہاں کسان قیمت لینے والے ہوتے ہیں۔ تمام کسان کی گندم ایک جیسی ہوتی ہے، کوئی کسان قیمت بڑھا کر نہیں بیچ سکتا۔
- غیر مکمل مقابلہ:
 - اجارہ داری (Monopoly): پاکستان میں بجلی کی تقسیم (WAPDA) ایک اجارہ داری ہے۔ صارفین کو کوئی دوسرا متبادل نہیں۔
 - قلیل اجارہ (Oligopoly): موبائل فون کمپنیاں (Jazz, Zong, Ufone) چند بڑی کمپنیاں ہیں، مصنوعات مختلف ہیں اور قیمتوں میں مسابقت ہوتی ہے۔
 - یکساں اجارہ (Monopolistic Competition): ریستورانٹس، کپڑوں کی دکانیں جہاں بہت سارے فروخت کنندہ ہوتے ہیں لیکن ہر ایک کی مصنوعات میں تھوڑا فرق ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تنظیم کی تعریف کیجیے۔ نیز اس کی ضرورت اور اہمیت پر بحث کیجیے۔ نیز ایک آجریا فرم کی عمل کاری اور تنظیم کے مختلف اجزاء کی وضاحت قلمبند کیجیے۔

جواب:

تنظیم (Organization) معاشیات میں ایک ایسے ادارے کو کہا جاتا ہے جو پیداوار کے مختلف عوامل (زمین، محنت، سرمایہ) کو اس طرح منظم کرتا ہے کہ اشیاء اور خدمات کی پیداوار ممکن ہو سکے۔

تعریف:

تنظیم ایک ایسا نظام ہے جس کے تحت مختلف افراد مل کر معاشی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ ان سرگرمیوں کا مشترکہ مقصد لوگوں کی مادی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

ضرورت اور اہمیت:

1. پیداواری عمل کو ممکن بنانا: تنہا کوئی فرد پیداوار کے تمام عوامل مہیا نہیں کر سکتا۔ تنظیم انہیں یکجا کرتی ہے۔
2. انتظام و انصرام: تنظیم پیداوار کے عوامل کو اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ کم سے کم لاگت پر زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل ہو۔
3. خطرات کی تقسیم: کاروباری خطرات کو مختلف افراد (مالکان، سرمایہ کار، مزدور) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
4. استعداد میں اضافہ: تنظیم کے تحت مہارت (Specialization) اور تقسیم کار (Division of Labour) ممکن ہوتی ہے جس سے پیداواری صلاحیت بڑھتی ہے۔

آجریا فرم کی عمل کاری (Functioning) اور تنظیم کے اجزاء:

ایک فرم درج ذیل اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے:

1. مالک / سرمایہ کار: (Owner/Shareholder) سرمایہ فراہم کرتا ہے اور منافع کا حقدار ہوتا ہے۔
2. منتظم: (Manager) روزمرہ کے فیصلے کرتا ہے، محنت اور مشینری کا انتظام کرتا ہے۔
3. مزدور: (Labor) پیداوار میں براہ راست کام کرتے ہیں اور اجرت وصول کرتے ہیں۔
4. زمین اور مشینری: (Land & Machinery) پیداوار کے جسمانی وسائل۔
5. خام مواد: (Raw Material) جو مصنوعات تیار کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔

فرم کی عمل کاری:

فرم اپنے مقاصد (زیادہ سے زیادہ منافع، مارکیٹ شیئر وغیرہ) کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل امور انجام دیتی ہے:

- پیداوار کے حجم کا تعین۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- مصارف (Costs) پر قابو رکھنا۔
 - آمدنی (Revenue) کو زیادہ سے زیادہ کرنا۔
 - نئی ٹیکنالوجی اپنانا۔
 - مارکیٹ کی طلب اور رسد کے مطابق قیمتوں کا تعین۔
- فرم کی تنظیم اور کارکردگی میں مصارف (مستقل، متغیر، اوسط، مختتم) اور وصولیوں (کل، اوسط، مختتم) کا تفصیلی تجزیہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 6:

خام قومی آمدنی اور خام قومی پیداوار میں کیا فرق ہے؟ خام قومی پیداوار کے ذریعہ کن کن اشیاء کی پیمائش کی جاتی ہے؟ نیز خام قومی پیداوار کی پیمائش کرنے کے فوائد اور پیمائش کے دوران چھوٹ جانے والے عوامل بیان کیجیے۔

جواب:

خام قومی پیداوار (Gross Domestic Product – GDP) کسی ملک کی مقامی حدود میں ایک سال کے دوران پیدا کردہ تمام حتمی اشیاء و خدمات کی مجموعی مالیت کو کہتے ہیں، چاہے وہ پیداوار ملکی یا غیر ملکی عوامل کے ذریعے ہوئی ہو۔ خام قومی آمدنی (Gross National Product – GNP) کسی ملک کے قومی باشندوں (انفراد اور اداروں) کی ایک سال کے دوران حاصل کردہ مجموعی آمدنی ہے، خواہ وہ آمدنی ملک کے اندر ہوئی ہو یا باہر۔

فرق:

- خام قومی پیداوار (GDP) میں ملک کی سرزمین پر ہونے والی تمام پیداوار شامل ہوتی ہے، جبکہ خام قومی آمدنی (GNP) میں ملک کے باشندوں کی کل آمدنی (بشمول بیرونی ممالک سے حاصل کردہ آمدنی) شامل ہوتی ہے۔
- $GNP = GDP +$ بیرون ملک سے حاصل کردہ خالص آمدنی (عوامل پیمائش کی آمدنی)۔
- اگر کسی ملک میں غیر ملکی سرمایہ کار اور مزدور زیادہ ہوں تو GDP زیادہ ہو سکتی ہے لیکن GNP کم، اور اس کے برعکس۔

خام قومی پیداوار کے ذریعے کن کن اشیاء کی پیمائش کی جاتی ہے؟

خام قومی پیداوار صرف حتمی اشیاء و خدمات (Final Goods and Services) کی پیمائش کرتی ہے۔ درمیانی اشیاء (Intermediate Goods) کو شامل نہیں کیا جاتا تاکہ دوہری گنتی (Double Counting) سے بچا جاسکے۔ اس میں شامل ہیں:

- صارفین کی اشیاء (خوراک، لباس، مکانات)
- سرمایہ کاری کی اشیاء (مشینری، فیکٹریاں)



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- حکومتی خدمات (دفاع، تعلیم، صحت)
- خالص برآمدات (برآمدات - درآمدات)

پیمائش کے فوائد:

1. معیشت کی مجموعی کارکردگی کا اندازہ ہوتا ہے۔
2. معاشی ترقی کی شرح معلوم کی جاسکتی ہے۔
3. بین الاقوامی موازنہ ممکن ہوتا ہے۔
4. حکومت کو پالیسی سازی میں مدد ملتی ہے۔
5. فی کس آمدنی سے عوام کے معیار زندگی کا پتہ چلتا ہے۔

پیمائش کے دوران چھوٹ جانے والے عوامل (متروکات):

1. غیر منڈی سرگرمیاں: گھریلو خواتین کا کام، رضاکارانہ خدمات شامل نہیں ہوتیں۔
2. زیریں معیشت: (Underground Economy) غیر قانونی سرگرمیاں اور ٹیکس سے چھپائی گئی آمدنی شامل نہیں ہوتی۔
3. ماحولیاتی نقصان: پیداوار کے دوران ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کا تخمینہ نہیں لگایا جاتا۔
4. تفریحی وقت اور معیار زندگی: کام کے اوقات میں کمی یا بہتر معیار زندگی کی عکاسی نہیں ہوتی۔
5. تقسیم آمدنی کی تفصیل: صرف مجموعی آمدنی بتاتی ہے، آمدنی کی عدم مساوات ظاہر نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 7:

آمدنی اور مصرف کے تعلق سے متعلق کینز کے نظریہ یا قانون مصرف کی وضاحت اور اس کے مفروضات بیان کیجیے۔ نیز تابع مصرف پر اثر انداز ہونے والے داخلی عوامل تحریر کیجیے۔

جواب:

کینز کا قانون مصرف (Keynesian Law of Consumption) اس نظریے کو کہتے ہیں کہ آمدنی میں اضافے کے ساتھ مصرف بھی بڑھتا ہے لیکن آمدنی میں اضافے کی نسبت کم شرح سے۔ کینز کے مطابق:

"مصرف کا انحصار بنیادی طور پر موجودہ وقت بل استعمال آمدنی پر ہوتا ہے۔ آمدنی میں اضافہ ہونے پر مصرف تو بڑھتا ہے مگر اس اضافے کی نسبت کم مقدار میں۔"



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اسے تابع مصرف (Consumption Function) کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے:

$$C = a + bY$$

جہاں:

- C = کل مصرف
- a = خود مختار مصرف (آمدنی صفر ہونے پر بھی ضروری اخراجات)
- b = مصرف کی حدی میل (Marginal Propensity to Consume – MPC)
- Y = قومی آمدنی

مفروضات:

1. موجودہ آمدنی بنیادی عنصر ہے: قلیل مدت میں صارفین اپنے اخراجات کا تعین موجودہ آمدنی کی بنیاد پر کرتے ہیں۔
2. MPC مثبت مگر ایک سے کم ہوتا ہے: آمدنی میں اضافہ ہونے پر صارفین اپنی اضافی آمدنی کا کچھ حصہ بچاتے ہیں، سارا خرچ نہیں کرتے۔
3. مصرف میں استحکام: طویل مدت میں اگر آمدنی میں مسلسل اضافہ ہو تو اوسط میل مصرف (APC) کم ہوتی ہے۔
4. خود مختار مصرف کا وجود: صفر آمدنی پر بھی لوگ اپنی ضروریات کے لیے بچتوں یا قرضوں سے خرچ کرتے ہیں۔

تابع مصرف پر اثر انداز ہونے والے داخلی (Subjective) عوامل:

یکز نے ان عوامل کو ذہنی عوامل (Psychological Factors) قرار دیا ہے جو صارفین کی بچت اور مصرف کے رویے کو متاثر کرتے ہیں:

1. احتیاط: (Precaution) مستقبل کی غیر یقینی صورتحال (بیماری، بے روزگاری) کے پیش نظر بچت کی ترغیب۔
2. فراست: (Foresight) مستقبل کی ضروریات (بچوں کی تعلیم، بڑھاپے) کے لیے جمع اندوزی۔
3. حساب: (Calculation) سود کی شرح سے فائدہ اٹھانے کے لیے بچت۔
4. بہتری: (Improvement) زندگی کا معیار بلند کرنے کے لیے خرچ یا بچت۔
5. غرور: (Pride) سماجی حیثیت کے لیے نمود و نمائش پر خرچ۔
6. لالچ: (Avarice) خالص دولت جمع کرنے کا جذبہ۔

ان کے علاوہ خارجی عوامل (جیسے سود کی شرح، دولت کی تقسیم، سیاسی حالات) بھی تابع مصرف کو متاثر کرتے ہیں۔

سوال نمبر 8:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مالیاتی پالیسی سے کیا مراد ہے؟ نیز کسی ملک کی ترقی میں مالیاتی پالیسی کے کردار پر ایک سیر حاصل بحث قلم بند کیجیے۔

جواب:

مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) سے مراد حکومت کی جانب سے محصولات (ٹیکس) اور اخراجات کے ذریعے معیشت میں مداخلت کا منصوبہ ہے۔ اس کے ذریعے حکومت مجموعی طلب، روزگار، قیمتوں کی سطح اور معاشی نمو کو متاثر کرتی ہے۔ مالیاتی پالیسی دو اہم آلات پر مشتمل ہوتی ہے:

• حکومتی اخراجات (Government Expenditure)

• محصولات (ٹیکس اور محصولات کی وصولی)

کسی ملک کی ترقی میں مالیاتی پالیسی کا کردار:

1. معاشی استحکام: (Economic Stability)

مالیاتی پالیسی معیشت میں اتار چڑھاؤ کو کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ کساد بازاری (Recession) کے دوران حکومت اخراجات بڑھا کر یا ٹیکس کم کر کے مجموعی طلب میں اضافہ کرتی ہے۔ افراط زر (Inflation) کے دوران ٹیکس بڑھا کر یا اخراجات کم کر کے طلب کو قابو میں رکھتی ہے۔

2. وسائل کی تقسیم: (Resource Allocation)

حکومت ترجیحی شعبوں (زراعت، تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر) میں زیادہ اخراجات کر کے وسائل کو مطلوبہ سمتوں میں لگاتی ہے۔ ٹیکس میں چھوٹ اور سبسڈی دے کر بھی پیداوار کو متاثر کیا جاتا ہے۔

3. آمدنی کی تقسیم: (Income Distribution)

پیشہ ورانہ ٹیکس (Progressive Taxation) اور فلاحی اخراجات کے ذریعے دولت کی عدم مساوات کو کم کیا جاتا ہے۔ غریب طبقوں کو تعلیم، صحت اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا مالیاتی پالیسی کا اہم مقصد ہے۔

4. روزگار میں اضافہ: (Employment Generation)

عوامی کاموں کے پروگرام، انفراسٹرکچر کی تعمیر اور صنعتی ترقی کے لیے مراعات روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں۔

5. سرمایہ کاری کی ترغیب: (Investment Promotion)

ٹیکس میں کمی، سرمایہ کاری پر مراعات اور سرکاری ترقیاتی اداروں کے قیام سے نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

6. قرضوں کا نظم و نسق: (Debt Management)

مالیاتی پالیسی کے تحت حکومت اندرونی اور بیرونی قرضوں کی واپسی اور نئے قرضوں کے انتظام کا تعین کرتی ہے، جو معاشی اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

7. بین الاقوامی مسابقت: (International Competitiveness)

ٹیکس اور سبسڈی کے ذریعے برآمدی صنعتوں کو فروغ دے کر بیرونی توازن کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

حدود:

مالیاتی پالیسی کی تاثیر کا انحصار سیاسی استحکام، محصولات کی وصولی کی کارکردگی، بجٹ خسارے کے کنٹرول اور مرکزی بینک کی پالیسی سے ہم آہنگی پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 9:

معاشیات سے متعلق کی گئی تعریفوں کا دولت، فلاح اور کمیاب ذرائع کی بنیاد پر تجزیہ کیجیے۔ کون سی تعریف جدید دنیا کی نمائندگی کا حلقہ کرتی ہے؟ ایک تقابلی جائزہ پیش کیجیے۔

جواب:

معاشیات کی تعریف وقت کے ساتھ ارتقا پذیر ہوئی ہے۔ تین بنیادی زاویوں سے تعریفیں سامنے آئیں:

1. دولت کی بنیاد پر تعریف: (Wealth Definition)

ایڈم اسمتھ، ریکارڈ اور دیگر کلاسیکی ماہرین نے معاشیات کو دولت کا علم قرار دیا۔ ان کے نزدیک معاشیات ان قوانین کا مطالعہ ہے جو دولت کی پیداوار، تقسیم اور استعمال کو منظم کرتے ہیں۔

• نقطہ قوت: دولت مادی ترقی کا مرکز ہے۔

• نقطہ ضعف: انسان کو نظر انداز کیا گیا، سماجی فلاح اور غیر مادی پہلوؤں کو اہمیت نہیں دی گئی۔

2. فلاح و بہبود کی بنیاد پر تعریف: (Welfare Definition)

الفریڈ مارشل نے معاشیات کو انسان کی فلاح کا علم قرار دیا۔ ان کے مطابق معاشیات دولت کا بھی مطالعہ کرتی ہے مگر دولت کی خاطر نہیں بلکہ انسان کی فلاح کے لیے۔

• نقطہ قوت: انسان کو مرکزیت دی، فلاح پر زور دیا۔

• نقطہ ضعف: فلاح ایک نفسیاتی تصور ہے، اسے مقدار کے طور پر ناپنا مشکل ہے۔ مارشل نے صرف مادی فلاح پر توجہ دی۔

3. کمیاب ذرائع کی بنیاد پر تعریف: (Scarcity Definition)

لائنیل رابنس نے معاشیات کی تعریف لا محدود خواہشات اور قلیل ذرائع کے درمیان انتخاب کا علم قرار دی۔

• نقطہ قوت: یہ تعریف معاشی مسئلے کی بنیادی حقیقت (قلت اور انتخاب) کو واضح کرتی ہے، تمام معاشروں پر لاگو ہوتی ہے، اور افادیت کو ناپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

• نقطہ ضعف: ناقدین کہتے ہیں کہ اس میں معاشیات کو صرف انتخاب کا علم قرار دے کر سماجی فلاح، ترقی اور پالیسی کے پہلوؤں کو محدود کر دیا گیا ہے۔

تقابلی تجزیہ:

جدید دور میں رابنس کی تعریف زیادہ جامع سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ ہر قسم کی معیشت (مارکیٹ، سوشلسٹ، مخلوط) پر لاگو ہوتی ہے۔ تاہم جدید معاشیات نے فلاح کے پہلو کو بھی اپنے دائرے میں شامل کر لیا ہے۔ پال سیمونسن اور دیگر نے رابنس کی تعریف کو مارشل کے فلاحی نقطہ نظر سے ملا کر ایک نئی تعریف دی ہے کہ "معاشیات وہ علم ہے جو قلیل ذرائع کے استعمال کے ذریعے انسان کی مادی اور غنیمت مادی خواہشات کو پورا کرنے کا مطالعہ کرتا ہے۔"

لہذا کہا جاسکتا ہے کہ رابنس کی تعریف معاشیات کے بنیادی مسئلے کی نشاندہی کرتی ہے، جبکہ مارشل کا فلاحی نقطہ نظر اس کے مقصد کو واضح کرتا ہے۔ جدید تعلیم میں دونوں کو یکجا کر کے پڑھایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 10:

کیا افادہ ایک نفسیاتی تصور ہے؟ انسانی احتیاجات کی خصوصیات بیان کیجیے۔ نیز قانون مساوی افادہ مختتم کی عملی اہمیت اور حد بندیوں پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

افادہ (Utility) دراصل ایک نفسیاتی تصور ہے۔ یہ کسی شے سے حاصل ہونے والے اطمینان یا خوشی کی پیمائش ہے۔ چونکہ اطمینان کو عددی شکل میں ناپنا ممکن نہیں، اس لیے معاشیات میں اسے ایک ذہنی کیفیت قرار دیا جاتا ہے۔ ابتدائی ماہرین افادہ کو قابل پیمائش سمجھتے تھے (کارڈنل افادہ)، لیکن جدید نظریہ (آرڈنل افادہ) اسے ترجیحات کی ترتیب کے طور پر دیکھتا ہے۔

انسانی احتیاجات کی خصوصیات:

1. احتیاجات لامتناہی ہیں: انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ ایک ضرورت پوری ہوتی ہے تو دوسری پیدا ہو جاتی ہے۔
2. احتیاجات متبادل ہوتی ہیں: ایک ہی ضرورت کو مختلف اشیاء سے پورا کیا جاسکتا ہے (مثلاً بھوک روٹی سے بھی مٹ سکتی ہے اور چاول سے بھی)۔
3. احتیاجات متنوع ہوتی ہیں: ہر شخص کی ضروریات دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں اور وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔
4. احتیاجات کی شدت مختلف ہوتی ہے: کسی وقت کچھ ضروریات زیادہ شدید ہوتی ہیں، کچھ کم۔
5. احتیاجات میں نکال: (Complementarity) بعض اشیاء مل کر ضرورت پوری کرتی ہیں (مثلاً چائے اور چینی)۔
6. احتیاجات میں مسابقت: (Competition) محدود وسائل کی وجہ سے ایک ضرورت پوری کرنے کے لیے دوسری کو ملتوی کرنا پڑتا ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

قانون مساوی افادہ مختم (Law of Equi-Marginal Utility) کی عملی اہمیت:

یہ قانون صارف کی رویے کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ اپنی محدود آمدنی کو مختلف اشیاء پر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ تمام اشیاء سے حاصل ہونے والا مختم افادہ برابر ہو جائے۔ اس قانون کی عملی اہمیت درج ذیل ہے:

1. صارف کی بہترین خریداری: صارف کو یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی محدود آمدنی سے زیادہ سے زیادہ اطمینان کیسے حاصل کر سکتا ہے۔
2. طلب کے قانون کی بنیاد: اس قانون سے طلب کا منحنی خط اخذ کیا جاتا ہے۔
3. پیداوار میں استعمال: ایک فرم بھی اس قانون کے تحت اپنے محدود وسائل (زمین، محنت، سرمایہ) کو مختلف پیداواری استعمالوں میں اس طرح تقسیم کرتی ہے کہ ہر استعمال کا مختم نفع برابر ہو۔
4. محصولات کی تقسیم: حکومت ٹیکسوں اور سبسڈیوں کے ذریعے وسائل کی تقسیم میں اس اصول کو مد نظر رکھ سکتی ہے۔
5. موثر پالیسی سازی: وسائل کے بہتر استعمال کے لیے منصوبہ بندی میں اس قانون سے رہنمائی ملتی ہے۔

قانون مساوی افادہ مختم کی حد بندیاں (استثناات):

1. غیر معقول اشیاء: نشہ آور اشیاء (شراب، منشیات) جہاں زیادہ استعمال سے افادہ بڑھتا ہے، اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔
 2. ناکافی معلومات: صارف کو اشیاء کے مختم افادہ کا صحیح علم نہیں ہوتا، اس لیے وہ بہترین فیصلہ نہیں کر پاتا۔
 3. رسوم و رواج: بعض اوقات معاشرتی رسم و رواج اشیاء پر اخراجات کو مجبور کر دیتے ہیں، چاہے ان کا مختم افادہ کم ہی کیوں نہ ہو۔
 4. ناقابل تقسیم اشیاء: بعض اشیاء (جیسے گھر، کار) چھوٹی اکائیوں میں نہیں خریدی جاسکتیں، اس لیے مختم افادہ کا موازنہ مشکل ہوتا ہے۔
 5. افادہ کی ناقابل پیمائش: افادہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے، اسے عددی طور پر ناپنا ممکن نہیں، اس لیے مساوات کا عملاً تعین مشکل ہے۔
 6. فیشن اور نایاب اشیاء: بعض اشیاء کی افادہ کم ہونے کے بجائے زیادہ استعمال سے بڑھ سکتی ہے (مثلاً فیشن کے مطابق اشیاء)۔
- ان حدود کے باوجود یہ قانون معاشیات میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور صارف کے رویے کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 11:

(الف) قانون تقلیل افادہ مختم کی تعریف کیجیے؟ نیز اس قانون کی عملی اہمیت پر ایک سیر حاصل بحث قلمبند کیجیے۔

(ب) کیا اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے؟ ڈایا گرام کی مدد سے وضاحت کیجیے۔

جواب:

(الف) قانون تقلیل افادہ مختم کی تعریف اور عملی اہمیت



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعریف:

قانون تقلیل افادہ مختتم کے مطابق "دیگر حالات بدستور ہیں تو کسی شے کی بیک وقت سلسلہ وار اکائیوں کو استعمال کرنے سے صارف کو حاصل ہونے والی ہر اضافی اکائی کا افادہ پچھلی اکائی کے افادہ سے کم ہوتا جاتا ہے۔" اس قانون کو "مختتم افادہ کے گرنے کا قانون" بھی کہا جاتا ہے۔

عملی اہمیت:

1. طلب کے قانون کی بنیاد: یہ قانون بتاتا ہے کہ جب کسی شے کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کا مختتم افادہ کم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے صارف اس سے کی قیمت کم ہونے پر زیادہ مقدار خریدتا ہے اور قیمت بڑھنے پر کم۔ اسی طرح طلب کا منحنی خط اخذ کیا جاتا ہے۔
2. صارف کے توازن کا تعین: قانون مساوی افادہ مختتم (جس کی بنیاد یہی قانون ہے) صارف کو یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی محدود آمدنی کو مختلف اشیاء پر کیسے خرچ کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ اطمینان حاصل ہو۔
3. محصولات کی تقسیم (تقسیم آمدنی): اس قانون کی روشنی میں یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ کسی شے کی قیمت اس کے مختتم افادہ کے متناسب ہوتی ہے۔ اسی بنیاد پر معاشیات میں "قیمت کا نظریہ" وضع کیا گیا ہے۔
4. ٹیکس کا تعین: حکومت جب اشیاء پر ٹیکس لگاتی ہے تو اس قانون کے تحت یہ دیکھا جاتا ہے کہ جن اشیاء کا مختتم افادہ کم ہے وہاں زیادہ ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔
5. صارفین کے رویے کی پیش گوئی: اس قانون کی مدد سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قیمتوں میں تبدیلی کے ساتھ صارفین کی خریداری میں کس قسم کی تبدیلی آئے گی۔
6. تنخواہوں کا تعین: اجرت کا نظریہ بھی اس قانون سے متاثر ہے۔ جب کسی کارکن کی پہلی اکائی محنت زیادہ افادہ رکھتی ہے، لیکن زیادہ گھنٹے کام کرنے پر ہر اضافی گھنٹے کا افادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اسی لیے اوور ٹائم اجرت زیادہ دی جاتی ہے۔
7. پیداوار میں اطلاق: ایک فرم بھی اس قانون کے تحت پیداوار کے مختلف عوامل کو اس طرح استعمال کرتی ہے کہ ہر عامل کا مختتم نفع (Marginal Revenue Product) برابر ہو جائے۔

(ب) اثر آمدنی کا منفی ہونا

اثر آمدنی (Income Effect) کی تعریف: جب کسی شے کی قیمت میں کمی ہوتی ہے تو صارف کی حقیقی آمدنی (قوت خرید) بڑھ جاتی ہے۔ اس بڑھی ہوئی قوت خرید کے نتیجے میں شے کی طلب میں جو تبدیلی آتی ہے اسے اثر آمدنی کہتے ہیں۔

کیا اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے؟

جی ہاں، اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے۔ یہ صورت حال کم تر اشیاء (Inferior Goods) کے معاملے میں پیش آتی ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

وضاحت (ڈییاگرام کی مدد سے):

فرض کریں کسی صارف کے پاس دو اشیاء ہیں: شے A (کمزور شے، مثلاً باجرہ) اور شے B (نارمل شے، مثلاً گندم)۔

- ابتدائی صورت حال میں صارف کا توازن نقطہ P_1 پر ہے جہاں بجٹ لائن LM اور خط عدم ترجیح IC_1 ایک دوسرے کو مس کرتے ہیں۔
- اب فرض کریں شے A (کمزور شے) کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دو اثرات مرتب ہوتے ہیں:

1. اثر استبدالی (Substitution Effect): قیمت کم ہونے کی وجہ سے شے A نسبتاً سستی ہو جاتی ہے، چنانچہ صارف شے B کے مقابلے میں شے A زیادہ خریدے گا۔ یہ اثر منفی ہوتا ہے یعنی شے A کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔

2. اثر آمدنی (Income Effect): قیمت کم ہونے سے صارف کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ شے A ایک کمزور شے ہے، اس لیے آمدنی میں اضافے پر صارف اس کی بجائے بہتر اشیاء (مثلاً شے B) زیادہ خریدنا شروع کر دیتا ہے۔ نتیجتاً شے A کی طلب کم ہو جاتی ہے۔

یہاں اثر آمدنی مثبت نہیں بلکہ منفی ہے کیونکہ یہ اثر استبدالی کے برعکس کام کرتا ہے۔

ڈییاگرام کی تشریح:

ڈییاگرام میں:

- بجٹ لائن LM سے LM_1 ہونے پر نیا توازن نقطہ P_2 ظاہر ہوتا ہے۔
- اثر استبدالی کی وجہ سے صارف نقطہ P_1 سے P_3 (ایک فرضی نقطہ) پر منتقل ہوتا ہے۔
- اثر آمدنی کی وجہ سے P_3 سے P_2 تک حرکت ہوتی ہے۔
- اگر شے A کمزور ہو تو اثر آمدنی کی سمت اثر استبدالی کی مخالف ہوتی ہے۔ بعض صورتوں میں (جیسے گفن اشیاء میں) اثر آمدنی اتنا زیادہ منفی ہو سکتا ہے کہ اثر استبدالی پر غالب آجائے اور شے کی قیمت کم ہونے کے باوجود اس کی طلب کم ہو جائے۔

اس طرح اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے اور یہ کیفیت کمزور اشیاء کی خصوصیت ہے۔

سوال نمبر 12:

طلب کی لچک سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال کی مدد سے واضح کیجیے۔ نیز طلب کی لچک کو تعین کرنے والے عوامل کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

طلب کی لچک (Elasticity of Demand) سے مراد کسی شے کی طلب میں ہونے والی تبدیلی اور اس تبدیلی کے سبب (جیسے قیمت، آمدنی، دیگر اشیاء کی قیمت) کے



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

درمیان تعلق کا پیمانہ ہے۔ عمومی طور پر طلب کی قیمتی چمک سے مراد یہ ہوتی ہے کہ قیمت میں فیصدی تبدیلی کے مقابلے میں مقدار طلب میں کتنی فیصدی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

طلب کی چمک = (Ed) مقدار طلب میں فیصدی تبدیلی قیمت میں فیصدی تبدیلی مقدار طلب
ب میں فیصدی تبدیلی

مثال:

فرض کریں کسی شے کی قیمت 10 روپے سے 12 روپے (یعنی 20 فیصد اضافہ) ہو جاتی ہے اور اس کی طلب 100 اکائیوں سے 80 اکائیوں (یعنی 20 فیصد کمی) ہو جاتی ہے۔
تو $Ed = (-20\%) / (+20\%) = -1$ (یعنی اکائی کے برابر چمک)۔

اگر قیمت میں 20 فیصد اضافے پر طلب صرف 5 فیصد کم ہو تو $Ed = -5/20 = -0.25$ (کم چمک)۔

اگر قیمت میں 20 فیصد اضافے پر طلب 40 فیصد کم ہو تو $Ed = -40/20 = -2$ (زیادہ چمک)۔

طلب کی چمک کو تعین کرنے والے عوامل:

1. ضرورت کی نوعیت: ضرورت کی اشیاء (مثلاً نمک، ادویات) کی چمک کم ہوتی ہے جبکہ عیش و عشرت کی اشیاء کی چمک زیادہ ہوتی ہے۔
2. متبادل اشیاء کی دستیابی: کسی شے کے جتنے زیادہ قریبی متبادل موجود ہوں، اس کی طلب اتنی ہی زیادہ چمکدار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر چائے کی قیمت بڑھ جائے تو لوگ کافی کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔
3. آمدنی کا حصہ: کسی شے پر خرچ کی جانے والی آمدنی کا حصہ جتنا زیادہ ہوگا، اس کی طلب اتنی ہی زیادہ چمکدار ہوگی۔ مکانات، گاڑیاں زیادہ چمکدار ہیں جبکہ میچ اسٹک کم چمکدار۔
4. وقت کا دورانیہ: طویل مدت میں لوگ عادات بدل سکتے ہیں اور متبادل تلاش کر سکتے ہیں، اس لیے طویل مدت میں چمک زیادہ ہوتی ہے۔ مختصر مدت میں چمک کم ہوتی ہے۔
5. شے کی نوعیت: ضروری اشیاء (خوراک) کی چمک کم، پر تعیش اشیاء کی چمک زیادہ۔ نشہ آور اشیاء (منشیات) کی چمک بہت کم ہوتی ہے۔
6. استعمال کی کثرت: جس شے کے استعمال کی کئی صورتیں ہوں (مثلاً بجلی)، اس کی چمک زیادہ ہوتی ہے۔
7. عادت اور رواج: بعض اشیاء جیسے تمباکو، جہاں لوگ عادی ہوں، وہاں چمک کم ہوتی ہے۔

سوال نمبر 13:

نظر یہ مقدار زر سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کے مقاصد قلمبند کیجیے اور کیوں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، وضاحت کیجیے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

جواب:

نظریہ مقدار زر (Quantity Theory of Money) زر کے نظریات میں سے ایک اہم نظریہ ہے جو زر کی مقدار اور قیمت کی سطح کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق کسی ملک میں زر کی مقدار میں تبدیلی، قیمتوں کی سطح میں اسی نسبت سے تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

اس نظریہ کو سب سے پہلے ڈیوڈ ہیوم (David Hume) نے پیش کیا، بعد ازاں ارونگ فشر (Irving Fisher) نے اسے تبادلہ کی مساوات (Equation of Exchange) کی شکل دی:

$$MV = PT$$

- M = زر کی مقدار
- V = زر کی رفتار (ایک سال میں زر کے ایک یونٹ کے ہاتھ بدلنے کی تعداد)
- P = قیمت کی سطح
- T = لین دین کی مقدار (اشیاء و خدمات)

فشر کے مطابق V اور T قلیل مدت میں مستقل رہتے ہیں، اس لیے M میں تبدیلی P میں اسی نسبت سے تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ یعنی زر کی مقدار دوگنی ہو تو قیمتیں بھی دوگنی ہو جاتی ہیں۔

اس نظریہ کے مقاصد:

1. قیمتوں کی سطح کا تعین: یہ نظریہ بتاتا ہے کہ معیشت میں قیمتیں کس طرح متعین ہوتی ہیں اور زر کی مقدار ان پر کیا اثر ڈالتی ہے۔
2. زر کی قوت خرید کی وضاحت: زر کی مقدار میں اضافے سے اس کی قوت خرید کم ہوتی ہے اور قیمتیں بڑھتی ہیں۔
3. افراط زر کا تجزیہ: یہ نظریہ افراط زر (Inflation) کی وجوہات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ زیادہ تر افراط زر زر کی مقدار میں بے تحاشا اضافے کا نتیجہ ہوتی ہے۔
4. مرکزی بینک کی پالیسی سازی: مرکزی بینکوں کو زر کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ قیمتیں مستحکم رہ سکیں۔
5. طویل المدت تعلقات کی نشاندہی: یہ نظریہ طویل مدت میں زر اور قیمتوں کے مابین تعلق کو واضح کرتا ہے۔

نظریہ مقدار زر پر تنقید:

1. V اور T کا مستقل نہ ہونا: فشر نے فرض کیا کہ زر کی رفتار (V) اور لین دین کی مقدار (T) مستقل ہیں، لیکن عملاً یہ دونوں عناصر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ زر کی رفتار کاروباری اعتماد، ادائیگیوں کے نظام اور سود کی شرح کے ساتھ بدلتی ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

2. مکمل روزگار کا مفروضہ: یہ نظریہ فرض کرتا ہے کہ معیشت مکمل روزگار کی سطح پر ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ جب معیشت میں بے روزگاری ہو تو زر کی مقدار بڑھانے سے قیمتوں کی بجائے پیداوار اور روزگار بڑھ سکتا ہے۔
3. میکاکی تعلق: یہ نظریہ زر کی مقدار اور قیمتوں کے درمیان سیدھا اور میکاکی تعلق قائم کرتا ہے جبکہ حقیقت میں یہ تعلق پیچیدہ ہے۔
4. کیزین تنقید: کیزین نے کہا کہ زر کی مقدار میں تبدیلی کا اثر براہ راست قیمتوں پر نہیں پڑتا بلکہ یہ سود کی شرح، سرمایہ کاری اور آمدنی کے راستے سے ہوتا ہے۔
5. مختصر مدت میں غیر موثر: یہ نظریہ مختصر مدت میں زر کی پالیسی کے اثرات کی وضاحت نہیں کر سکتا، جبکہ عملی پالیسی سازی میں مختصر مدت کا دورانیہ زیادہ اہم ہوتا ہے۔
6. ساختاتی تبدیلیوں کو نظر انداز: یہ نظریہ معیشت میں ساختاتی تبدیلیوں (جیسے ٹیکنالوجی، ادارہ جاتی ڈھانچے) کو نظر انداز کرتا ہے جو قیمتوں اور زر کے تعلق کو متاثر کرتی ہیں۔

ان تنقیدوں کے باوجود نظریہ مقدار زر طویل مدت میں قیمتوں کے تعین اور افراط زر کو سمجھنے کے لیے ایک مفید فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 14:

بین الاقوامی تجارت سے متعلق ریکارڈو کے تقابلی مصارف کے نظریہ پر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

ڈیوڈ ریکارڈو کا نظریہ تقابلی مصارف (Theory of Comparative Cost) بین الاقوامی تجارت کے نظریات میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نظریہ 1817 میں ڈیوڈ ریکارڈو نے اپنی کتاب "اصول سیاسی معیشت و محصول" میں پیش کیا۔

پس منظر:

ایڈم سمٹھ نے مطلق مصارف (Absolute Cost) کا نظریہ پیش کیا تھا جس کے مطابق کوئی ملک وہ اشیاء پیدا کرے جن میں اس کا مطلق طور پر دوسرے ممالک کے مقابلے میں لاگت کم ہو۔ ریکارڈو نے اس سے آگے بڑھ کر کہا کہ اگر کسی ملک کو تمام اشیاء میں مطلق طور پر لاگت کا فائدہ حاصل ہو یا تمام میں نقصان ہو، تب بھی تجارت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

نظریہ کامرکزی خیال:

دو ممالک کے درمیان تجارت اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب ہر ملک اس شے کی پیداوار میں مہارت حاصل کرے جس میں اس کا تقابلی (نسبتی) فائدہ ہو۔ یعنی جس شے کی پیداوار میں اس ملک کا نسبتی نقصان کم ہو (یا نسبتی فائدہ زیادہ ہو)۔

مثال:

فرض کریں دو ممالک ہیں: پاکستان اور جاپان۔ دونوں کپڑا اور الیکٹرانکس بنا سکتے ہیں۔ مزدوری کے اخراجات درج ذیل ہیں:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

ملک	کپڑا (فی پونٹ)	الیکٹرانکس (فی پونٹ)
پاکستان	100 گھنٹے	200 گھنٹے
جاپان	80 گھنٹے	100 گھنٹے

- جاپان کو دونوں اشیاء میں مطلق فائدہ حاصل ہے (کپڑا میں 20 گھنٹے کم، الیکٹرانکس میں 100 گھنٹے کم)۔
- پاکستان کو دونوں میں مطلق نقصان ہے۔

اب تقابلی فائدہ دیکھیں:

- پاکستان میں کپڑے اور الیکٹرانکس کے اخراجات کا تناسب: $2/1 = 200/100$
- جاپان میں یہ تناسب: $5/4 = 100/80$

پاکستان میں کپڑے کی پیداوار اور الیکٹرانکس کے مقابلے میں نسبتاً کم لاگت والی ہے $(2/1) < (5/4)$ ۔ اس لیے پاکستان کو کپڑے میں تقابلی فائدہ حاصل ہے۔ جاپان کو الیکٹرانکس میں تقابلی فائدہ ہے۔

نتائج:

- پاکستان کپڑے کی پیداوار میں مہارت حاصل کرے اور جاپان الیکٹرانکس میں۔
- دونوں ممالک تجارت کے ذریعے ہر شے کو گھریلو پیداوار سے کم لاگت میں حاصل کر سکیں گے۔
- دونوں کی فلاح میں اضافہ ہوگا۔

نظریہ کی اہمیت:

1. یہ نظریہ آزاد تجارت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔
2. یہ بتاتا ہے کہ کوئی ملک کسی بھی شے میں مطلق فائدہ نہ رکھتا ہو تب بھی تجارت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔
3. اس نے بین الاقوامی تجارت کے نظریہ کو ایک منطقی اور سائنسی بنیاد دی۔

حدود (تحقید):

1. محنت کو واحد عنصر گردانہ: یہ نظریہ صرف محنت (لیبر) کو پیداوار کا واحد عنصر مانتا ہے، جبکہ حقیقت میں زمین، سرمایہ، ٹیکنالوجی بھی اہم ہیں۔
2. مستقل اخراجات کا مفروضہ: یہ فرض کیا گیا ہے کہ پیداواری لاگت مستقل ہے، جبکہ حقیقت میں پیمانے کے فوائد اور کمی کے باعث لاگت بدلتی رہتی ہے۔
3. مکمل روزگار کا مفروضہ: نظریہ میں فرض کیا گیا ہے کہ وسائل مکمل روزگار میں ہیں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4. نقل و حمل کے اخراجات کا فقدان: اس نظریہ میں نقل و حمل کے اخراجات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

5. تجارتی رکاوٹوں کو نظر انداز: جدید دنیا میں ٹیرف، کوٹے، سبسڈیز وغیرہ تجارت کو متاثر کرتے ہیں، جن کا اس نظریہ میں احاطہ نہیں۔

ریکارڈوں کا نظریہ تقابلی مصارف آج بھی بین الاقوامی تجارت کی وضاحت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

سوال نمبر 15:

کسی ملک کے معاشی نظام میں مالیاتی پالیسی کے کردار پر مفصل بحث قلمبند کیجیے۔

جواب:

مالیاتی پالیسی (Monetary Policy) سے مراد مرکزی بینک کے وہ اقدامات ہیں جن کے ذریعے وہ زر کی مقدار، سود کی شرح اور قرضے کی دستیابی کو کنٹرول کر کے معیشت کو متاثر کرتا ہے۔ مالیاتی پالیسی کے اہم آلات میں شرح سود میں تبدیلی، اوپن مارکیٹ آپریشنز، نقد ریزرو کی شرح اور دیگر مقداری اور کیفی اقدامات شامل ہیں۔

کسی ملک کے معاشی نظام میں مالیاتی پالیسی کا کردار:

1. قیمتیں مستحکم (Price Stability):

مالیاتی پالیسی کا بنیادی مقصد انفرافلز (Inflation) کو کنٹرول کرنا ہے۔ جب معیشت میں زر کی مقدار ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو قیمتیں بڑھنے لگتی ہیں۔ مرکزی بینک شرح سود بڑھا کر یا اوپن مارکیٹ میں بانڈز بیچ کر زر کی مقدار کو کم کرتا ہے، جس سے مجموعی طلب کم ہوتی ہے اور قیمتیں قابو میں آتی ہیں۔ اسی طرح کساد بازاری کے دوران شرح سود کم کر کے اور زر کی مقدار بڑھا کر معیشت کو تحریک دی جاتی ہے۔

2. اقتصادی ترقی (Economic Growth):

مالیاتی پالیسی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر کے اقتصادی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ جب شرح سود کم ہوتی ہے تو سرمایہ کاری سستی ہو جاتی ہے، کاروبار نئی مشینری اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، جس سے پیداواری صلاحیت بڑھتی ہے اور اقتصادی ترقی تیز ہوتی ہے۔

3. روزگار میں اضافہ (Employment Generation):

کم شرح سود اور زر کی دستیابی کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے، جس سے نئی ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیاتی پالیسی روزگار کو متاثر کرنے والے مجموعی طلب کے عنصر کو کنٹرول کرتی ہے۔

4. زر کی قوت خرید کا تحفظ:

انفرافلز سے زر کی قوت خرید کم ہوتی ہے، جس سے عوام خاص طور پر مقررہ آمدنی والے طبقے متاثر ہوتے ہیں۔ مالیاتی پالیسی زر کی قوت خرید کو مستحکم رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5. ادائیگیوں کے توازن کا استحکام: (Balance of Payments)

مالیاتی پالیسی شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر کو متاثر کرتی ہے۔ جب مرکزی بینک شرح سود بڑھاتا ہے تو غیر ملکی سرمایہ کار زیادہ منافع کی تلاش میں سرمایہ لاتے ہیں، جس سے ملکی کرنسی کی قدر بڑھتی ہے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے۔

6. مالی استحکام: (Financial Stability)

مالیاتی پالیسی بینکاری نظام کو مستحکم رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ مرکزی بینک بینکوں کے لیے نقد ریزرو کی شرح مقرر کرتا ہے، بینکوں کی نگرانی کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر قرض دینے والے آخری سہارے (Lender of Last Resort) کا کردار ادا کرتا ہے۔

7. سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی:

پالیسی میں استحکام اور سود کی شرح میں کمی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتی ہے۔ کاروبار اپنی توسیع اور جدید کاری کے منصوبے آسانی سے انجام دے سکتے ہیں۔

8. بجٹ خسارے کی مالی اعانت:

مالیاتی پالیسی کے ذریعے مرکزی بینک حکومت کے قرضوں کو منظم کر سکتا ہے۔ اگرچہ حکومت کے قرضوں کی براہ راست مالی اعانت (Monetization) افراط زر کا باعث بن سکتی ہے، لیکن مناسب پالیسی سے اسے متوازن کیا جاسکتا ہے۔

9. بیرونی شاکس (External Shocks) سے نمٹنا:

بین الاقوامی مالیاتی بحرانوں، تیل کی قیمتوں میں اضافہ یا عالمی مندی کے دوران مالیاتی پالیسی معیشت کو بیرونی جھٹکوں سے بچانے میں مدد دیتی ہے۔

مالیاتی پالیسی کی حدود:

- مالیاتی پالیسی کا اثر مکمل ہونے میں وقت لگتا ہے (وقت کا وقفہ)۔
- بعض اوقات مالیاتی پالیسی اور مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) میں ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث تضاد پیدا ہو سکتا ہے۔
- ترقی پذیر ممالک میں مالیاتی پالیسی کے آلات کمزور ہو سکتے ہیں۔
- غیر متوقع بیرونی عوامل پالیسی کے اثرات کو کم کر سکتے ہیں۔

اختتام:

مالیاتی پالیسی کسی بھی جدید معیشت میں استحکام اور ترقی کا اہم ستون ہے۔ مرکزی بینک مالیاتی پالیسی کے ذریعے قیمتی استحکام، روزگار میں اضافہ، مالی استحکام اور اقتصادی ترقی کے اہداف حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم اس کی کامیابی کا انحصار مالیاتی پالیسی کے آلات کی مضبوطی، دیگر پالیسیوں (خاص طور پر مالیاتی پالیسی) کے ساتھ ہم آہنگی، اور مرکزی بینک کی خود مختاری پر ہوتا ہے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](#)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

سوال نمبر 16:

طلب کی لچک سے کیا مراد ہے؟ ایک مثال کی مدد سے واضح کیجیے۔ نیز طلب کی لچک کو تعین کرنے والے عوامل کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

طلب کی لچک (Elasticity of Demand) سے مراد کسی شے کی طلب میں ہونے والی تبدیلی اور اس تبدیلی کے سبب (جیسے قیمت، آمدنی، دیگر اشیاء کی قیمت) کے درمیان تعلق کا پیمانہ ہے۔ عام طور پر طلب کی قیمتی لچک سے مراد یہ ہوتی ہے کہ قیمت میں فیصدی تبدیلی کے مقابلے میں مقدار طلب میں کتنی فیصدی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

طلب کی لچک = $(Ed) =$ مقدار طلب میں فیصدی تبدیلی قیمت میں فیصدی تبدیلی مقدار طلب میں فیصدی تبدیلی

مثال:

فرض کریں کسی شے کی قیمت 10 روپے سے 12 روپے (یعنی 20 فیصد اضافہ) ہو جاتی ہے اور اس کی طلب 100 اکائیوں سے 80 اکائیوں (یعنی 20 فیصد کمی) ہو جاتی ہے۔ تو $-1 = Ed = (-20\%) / (+20\%)$ (یعنی اکائی کے برابر لچک)۔

اگر قیمت میں 20 فیصد اضافے پر طلب صرف 5 فیصد کم ہو تو $Ed = -5/20 = -0.25$ (کم لچک)۔

اگر قیمت میں 20 فیصد اضافے پر طلب 40 فیصد کم ہو تو $Ed = -40/20 = -2$ (زیادہ لچک)۔

طلب کی لچک کو تعین کرنے والے عوامل:

1. ضرورت کی نوعیت: ضرورت کی اشیاء (مثلاً نمک، ادویات) کی لچک کم ہوتی ہے جبکہ عیش و عشرت کی اشیاء کی لچک زیادہ ہوتی ہے۔
2. متبادل اشیاء کی دستیابی: کسی شے کے جتنے زیادہ قریبی متبادل موجود ہوں، اس کی طلب اتنی ہی زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔
3. آمدنی کا حصہ: کسی شے پر خرچ کی جانے والی آمدنی کا حصہ جتنا زیادہ ہوگا، اس کی طلب اتنی ہی زیادہ لچکدار ہوگی۔
4. وقت کا دورانیہ: طویل مدت میں لوگ عادات بدل سکتے ہیں اور متبادل تلاش کر سکتے ہیں، اس لیے طویل مدت میں لچک زیادہ ہوتی ہے۔
5. شے کی نوعیت: ضروری اشیاء کی لچک کم، پر تعیش اشیاء کی لچک زیادہ۔ نشہ آور اشیاء کی لچک بہت کم ہوتی ہے۔
6. استعمال کی کثرت: جس شے کے استعمال کی کئی صورتیں ہوں، اس کی لچک زیادہ ہوتی ہے۔
7. عادت اور رواج: بعض اشیاء جہاں لوگ عادی ہوں، وہاں لچک کم ہوتی ہے۔

سوال نمبر 17:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

نظریہ مقدار زر سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کے مقاصد قلمبند کیجیے اور کیوں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، وضاحت کیجیے۔

جواب:

نظریہ مقدار زر (Quantity Theory of Money) زر کے نظریات میں سے ایک اہم نظریہ ہے جو زر کی مقدار اور قیمت کی سطح کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق کسی ملک میں زر کی مقدار میں تبدیلی، قیمتوں کی سطح میں اسی نسبت سے تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

ارونگ فشر نے اسے تبادلہ کی مساوات (Equation of Exchange) کی شکل دی:

$$MV = PT$$

- M = زر کی مقدار
- V = زر کی رفتار
- P = قیمت کی سطح
- T = لین دین کی مقدار

فشر کے مطابق V اور T قلیل مدت میں مستقل رہتے ہیں، اس لیے M میں تبدیلی P میں اسی نسبت سے تبدیلی پیدا کرتی ہے۔

اس نظریہ کے مقاصد:

1. قیمتوں کی سطح کا تعین: یہ نظریہ بتاتا ہے کہ معیشت میں قیمتیں کس طرح متعین ہوتی ہیں۔
2. زر کی قوت خرید کی وضاحت: زر کی مقدار میں اضافے سے اس کی قوت خرید کم ہوتی ہے۔
3. افراط زر کا تجزیہ: یہ نظریہ افراط زر کی وجوہات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
4. مرکزی بینک کی پالیسی سازی: مرکزی بینکوں کو زر کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
5. طویل المدت تعلقات کی نشاندہی: یہ نظریہ طویل مدت میں زر اور قیمتوں کے مابین تعلق کو واضح کرتا ہے۔

نظریہ مقدار زر پر تنقید:

1. V اور T کا مستقل نہ ہونا: فشر نے فرض کیا کہ زر کی رفتار (V) اور لین دین کی مقدار (T) مستقل ہیں، لیکن عملاً یہ دونوں عناصر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔
2. مکمل روزگار کا مفروضہ: یہ نظریہ فرض کرتا ہے کہ معیشت مکمل روزگار کی سطح پر ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔
3. میکاگی تعلق: یہ نظریہ زر کی مقدار اور قیمتوں کے درمیان سیدھا اور مکینکی تعلق قائم کرتا ہے جبکہ حقیقت میں یہ تعلق پیچیدہ ہے۔
4. کیزین تنقید: کیزین نے کہا کہ زر کی مقدار میں تبدیلی کا اثر براہ راست قیمتوں پر نہیں پڑتا بلکہ یہ سود کی شرح، سرمایہ کاری اور آمدنی کے راستے سے ہوتا ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5. مختصر مدت میں غیر موثر: یہ نظریہ مختصر مدت میں زر کی پالیسی کے اثرات کی وضاحت نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 18:

بین الاقوامی تجارت سے متعلق ریکارڈوں کے تقابلی مصارف کے نظریہ پر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

ڈیوڈ ریکارڈوں کا نظریہ تقابلی مصارف (Theory of Comparative Cost) بین الاقوامی تجارت کے نظریات میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نظریہ 1817 میں ڈیوڈ ریکارڈوں نے پیش کیا۔

پس منظر:

ایڈم سمٹھ نے مطلق مصارف (Absolute Cost) کا نظریہ پیش کیا تھا جس کے مطابق کوئی ملک وہ اشیاء پیدا کرے جن میں اس کا مطلق طور پر دوسرے ممالک کے مقابلے میں لاگت کم ہو۔ ریکارڈوں نے اس سے آگے بڑھ کر کہا کہ اگر کسی ملک کو تمام اشیاء میں مطلق طور پر لاگت کا فائدہ حاصل ہو یا تمام میں نقصان ہو، تب بھی تجارت فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

نظریہ کا مرکزی خیال:

دو ممالک کے درمیان تجارت اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب ہر ملک اس شے کی پیداوار میں مہارت حاصل کرے جس میں اس کا تقابلی (نسبتی) فائدہ ہو۔ یعنی جس شے کی پیداوار میں اس ملک کا نسبتی نقصان کم ہو (یا نسبتی فائدہ زیادہ ہو)۔

مثال:

فرض کریں دو ممالک ہیں: پاکستان اور جاپان۔ دونوں کپڑا اور الیکٹرانکس بنا سکتے ہیں۔ مزدوری کے اخراجات درج ذیل ہیں:

ملک	کپڑا (فی یونٹ)	الیکٹرانکس (فی یونٹ)
پاکستان	100 گھنٹے	200 گھنٹے
جاپان	80 گھنٹے	100 گھنٹے

• جاپان کو دونوں اشیاء میں مطلق فائدہ حاصل ہے۔

• پاکستان میں کپڑے اور الیکٹرانکس کے اخراجات کا تناسب: $200/100 = 2/1$

• جاپان میں یہ تناسب: $100/80 = 5/4$



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔
پاکستان میں کپڑے کی پیداوار الیکٹرانکس کے مقابلے میں نسبتاً کم لاگت والی ہے (1/2) (4/5)۔ اس لیے پاکستان کو کپڑے میں تقابلی فائدہ حاصل ہے۔
جاپان کو الیکٹرانکس میں تقابلی فائدہ ہے۔

نتیجہ:

- پاکستان کپڑے کی پیداوار میں مہارت حاصل کرے اور جاپان الیکٹرانکس میں۔
- دونوں ممالک تجارت کے ذریعے ہر شے کو گھریلو پیداوار سے کم لاگت میں حاصل کر سکیں گے۔
- دونوں کی فلاح میں اضافہ ہو گا۔

نظریہ کی اہمیت اور حدود:

یہ نظریہ آزاد تجارت کی بنیاد فراہم کرتا ہے لیکن اس میں محنت کو واحد عنصر گرداندہ ماننا، مستقل اخراجات کا مفروضہ، نقل و حمل کے اخراجات اور تجارتی رکاوٹوں کو نظر انداز کرنا اس کی اہم حدود ہیں۔

سوال نمبر 19:

کسی ملک کے معاشی نظام میں مالیاتی پالیسی کے کردار پر مفصل بحث قلمبند کیجیے۔

جواب:

مالیاتی پالیسی (Monetary Policy) سے مراد مرکزی بینک کے وہ اقدامات ہیں جن کے ذریعے وہ زر کی مقدار، سود کی شرح اور قرضے کی دستیابی کو کنٹرول کر کے معیشت کو متاثر کرتا ہے۔ مالیاتی پالیسی کے اہم آلات میں شرح سود میں تبدیلی، اوپن مارکیٹ آپریشنز، نقد ریزرو کی شرح اور دیگر مقداری اور کیفی اقدامات شامل ہیں۔

کسی ملک کے معاشی نظام میں مالیاتی پالیسی کا کردار:

1. قیمتیں استحکام: (Price Stability)

مالیاتی پالیسی کا بنیادی مقصد افراط زر (Inflation) کو کنٹرول کرنا ہے۔ مرکزی بینک شرح سود بڑھا کر یا اوپن مارکیٹ میں بانڈ بیچ کر زر کی مقدار کو کم کرتا ہے، جس سے مجموعی طلب کم ہوتی ہے اور قیمتیں قابو میں آتی ہیں۔ کساد بازاری کے دوران شرح سود کم کر کے اور زر کی مقدار بڑھا کر معیشت کو تحریک دی جاتی ہے۔

2. اقتصادی ترقی: (Economic Growth)

جب شرح سود کم ہوتی ہے تو سرمایہ کاری سستی ہو جاتی ہے، کاروبار نئی مشینری اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، جس سے پیداواری صلاحیت بڑھتی ہے اور اقتصادی ترقی تیز ہوتی ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

3. روزگار میں اضافہ: (Employment Generation)

کم شرح سود اور زر کی دستیابی کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے، جس سے نئی ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں۔

4. زر کی قوت خرید کا تحفظ:

افراط زر سے زر کی قوت خرید کم ہوتی ہے۔ مالیاتی پالیسی زر کی قوت خرید کو مستحکم رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔

5. ادائیگیوں کے توازن کا استحکام: (Balance of Payments)

جب مرکزی بینک شرح سود بڑھاتا ہے تو غیر ملکی سرمایہ کار زیادہ منافع کی تلاش میں سرمایہ لاتے ہیں، جس سے ملکی کرنسی کی قدر بڑھتی ہے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے۔

6. مالی استحکام: (Financial Stability)

مرکزی بینک بینکوں کے لیے نقد ریزرو کی شرح مقرر کرتا ہے، بینکوں کی نگرانی کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر قرض دینے والے آخری سہارے (Lender of Last Resort) کا کردار ادا کرتا ہے۔

7. سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی:

پالیسی میں استحکام اور سود کی شرح میں کمی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتی ہے۔

مالیاتی پالیسی کی حدود:

- مالیاتی پالیسی کا اثر مکمل ہونے میں وقت لگتا ہے (وقت کا وقفہ)۔
- بعض اوقات مالیاتی پالیسی اور مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) میں ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث تضاد پیدا ہو سکتا ہے۔
- ترقی پذیر ممالک میں مالیاتی پالیسی کے آلات کمزور ہو سکتے ہیں۔

سوال نمبر 20:

کیا اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے؟ ڈی ای گرام کی مدد سے وضاحت کیجیے۔

جواب:

اثر آمدنی (Income Effect) کی تعریف: جب کسی شے کی قیمت میں کمی ہوتی ہے تو صارف کی حقیقی آمدنی (قوت خرید) بڑھ جاتی ہے۔ اس بڑھی ہوئی قوت خرید کے نتیجے میں شے کی طلب میں جو تبدیلی آتی ہے اسے اثر آمدنی کہتے ہیں۔

کیا اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے؟

جی ہاں، اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے۔ یہ صورت حال کم تر اشیاء (Inferior Goods) کے معاملے میں پیش آتی ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

وضاحت (ڈایاگرام کی مدد سے):

فرض کریں کسی صارف کے پاس دو اشیاء ہیں: شے A (کمزور شے، مثلاً باجرہ) اور شے B (نارمل شے، مثلاً گندم)۔

• ابتدائی صورت حال میں صارف کا توازن نقطہ P_1 پر ہے جہاں بجٹ لائن LM اور خط عدم ترجیح IC_1 ایک دوسرے کو مس کرتے ہیں۔

• اب فرض کریں شے A (کمزور شے) کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دو اثرات مرتب ہوتے ہیں:

1. **اثر استبدالی (Substitution Effect):** قیمت کم ہونے کی وجہ سے شے A نسبتاً سستی ہو جاتی ہے، چنانچہ صارف شے B کے مقابلے میں شے A زیادہ خریدے گا۔ یہ اثر منفی ہوتا ہے یعنی شے A کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔

2. **اثر آمدنی (Income Effect):** قیمت کم ہونے سے صارف کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ شے A ایک کم تر شے ہے، اس لیے آمدنی میں اضافے پر صارف اس کی بجائے بہتر اشیاء (مثلاً شے B) زیادہ خریدنا شروع کر دیتا ہے۔ نتیجتاً شے A کی طلب کم ہو جاتی ہے۔

یہاں اثر آمدنی مثبت نہیں بلکہ منفی ہے کیونکہ یہ اثر استبدالی کے برعکس کام کرتا ہے۔

ڈایاگرام کی تشریح:

ڈایاگرام میں:

• بجٹ لائن LM سے LM₁ ہونے پر نیا توازن نقطہ P_2 ظاہر ہوتا ہے۔

• اثر استبدالی کی وجہ سے صارف نقطہ P_1 سے P_3 (ایک فرضی نقطہ) پر منتقل ہوتا ہے۔

• اثر آمدنی کی وجہ سے P_3 سے P_2 تک حرکت ہوتی ہے۔

• اگر شے A کمتر ہو تو اثر آمدنی کی سمت اثر استبدالی کی مخالف ہوتی ہے۔ بعض صورتوں میں (جیسے گفن اشیاء میں) اثر آمدنی اتنا زیادہ منفی ہو سکتا ہے کہ اثر استبدالی پر غالب آجائے اور شے کی قیمت کم ہونے کے باوجود اس کی طلب کم ہو جائے۔

اس طرح اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے اور یہ کیفیت کمتر اشیاء کی خصوصیت ہے۔

سوال نمبر 21:

معاشیات سے تعلق پر پروفیسر رابنس اور مارشل کی تعریف کا تقابلی جائزہ پیش کیجیے۔ کون سی تعریف آپ کی نظر میں زیادہ مناسب ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب:

معاشیات کی تعریف میں دو نمایاں ناموں کا خاص مقام ہے: الفریڈ مارشل (Alfred Marshall) اور لائیون رابنس (Lionel Robbins)۔ ان دونوں نے اپنے اپنے دور میں معاشیات کے دائرہ کار اور نوعیت کو مختلف انداز میں بیان کیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مارشل کی تعریف (فلاح و بہبود کی بنیاد پر):

الفریڈ مارشل نے معاشیات کو انسان کی فلاح و بہبود سے جوڑ کر دیکھا۔ ان کے مطابق:

"معاشیات ایک طرف تو دولت کا علم ہے اور دوسری طرف جو زیادہ اہم ہے، یہ انسان کی فلاح کے ایک اہم پہلو کا مطالعہ ہے۔"

انہوں نے مزید کہا:

"معاشیات انسان کے ان اعمال کا مطالعہ کرتی ہے جن کا تعلق زندگی کے روزمرہ معاملات سے ہے۔ یہ علم انسان کی افسادیت اور اجتہادی کوششوں کا جائزہ لیتا ہے جبکہ اس بات سے غافل نہیں رہتا کہ خوش حال زندگی کے مادی وسائل کیسے حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسے مرتب کیے جاتے ہیں۔"

مارشل کی تعریف کی خصوصیات:

- انسان کو مرکزیت حاصل ہے۔
- فلاح و بہبود کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
- دولت کا مطالعہ انسان کی فلاح کے لیے ضروری سمجھا گیا۔
- معاشیات کو سماجی علوم سے جوڑا گیا۔

رابنس کی تعریف (قلت اور انتخاب کی بنیاد پر):

لائنیل رابنس نے معاشیات کی تعریف اس کے بنیادی مسئلے یعنی قلت (Scarcity) اور انتخاب (Choice) کے حوالے سے کی۔ ان کے مطابق:

"معاشیات وہ علم ہے جو انسانی رویے کا مطالعہ کرتا ہے جس میں انسان کے لامحدود خواہشات اور متبادل استعمالات رکھنے والے قلیل ذرائع کے درمیان تعلق کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔"

رابنس کی تعریف کی خصوصیات:

- معاشیات کا بنیادی مسئلہ قلت اور انتخاب ہے۔
- یہ تعریف ہر قسم کے معاشرے (مارکیٹ، سوشلسٹ، مخلوط) پر لاگو ہوتی ہے۔
- افادہ کو ناپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- معاشیات کو ایک سائنس کے طور پر پیش کیا گیا۔

تقابلی تجزیہ:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

بنیاد	مارشل کی تعریف	رائس کی تعریف
مرکزی نقطہ	فلاح و بہبود	قلت اور انتخاب
انسان کا مقام	مرکزی	رویے کا مطالعہ
اطلاق	صرف مادی فلاح پر	تمام معاشروں پر لاگو
افادہ	قابل پیمائش سمجھا	پیمائش کی ضرورت نہیں
تنقید	فلاح کی پیمائش مشکل	سماجی پہلو نظر انداز

کون سی تعریف زیادہ مناسب ہے؟

جدید دور میں رائس کی تعریف کو زیادہ جامع اور سائنسی سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ معاشیات کے بنیادی مسئلے (قلت اور انتخاب) کو اجاگر کرتی ہے اور ہر قسم کی معیشت پر لاگو ہوتی ہے۔ تاہم بعض ناقدین کہتے ہیں کہ اس تعریف میں معاشیات کو صرف انتخاب کا علم قرار دے کر اس کے فلاحی اور پالیسی پہلوؤں کو محدود کر دیا گیا ہے۔

جدید معاشیات میں دونوں نقطہ ہائے نظر کو یکجا کر لیا گیا ہے۔ پال سیمونسن جیسے ماہرین نے رائس کی تعریف کو مارشل کے فلاحی نقطہ نظر سے ملاتے ہوئے معاشیات کی وضاحت کی کہ "معاشیات وہ علم ہے جو قلیل وسائل کے استعمال کے ذریعے انسان کی مادی اور غنیمت مادی خواہشات کو پورا کرنے کا مطالعہ کرتا ہے۔"

لہذا کہا جاسکتا ہے کہ رائس کی تعریف معاشیات کے بنیادی مسئلے کی نشاندہی کرتی ہے جبکہ مارشل کا نقطہ نظر اس کے مقصد کو واضح کرتا ہے۔ دونوں کو ملا کر ہی معاشیات کی مکمل تصویر سامنے آتی ہے۔

سوال نمبر 22:

پیداوار کے عوامل (Factors of Production) کی تفصیل اور ان کے معاوضات (رینٹ، اجرت، سود، منافع) پر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

پیداوار کے عوامل سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جو اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر پیداوار کے چار عوامل بتائے جاتے ہیں: زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم۔ ان عوامل کے استعمال کے عوض ان کے مالکان کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔

1. زمین: (Land)

زمین سے مراد وہ تمام قدرتی وسائل ہیں جو پیداوار میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں زرعی زمین، جنگلات، معدنیات، پانی، ہوا اور قدرتی ذخائر شامل ہیں۔

خصوصیات:

• زمین قدرت کا مفت عطیہ ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- اس کی مقدار محدود ہے۔
- یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتی۔
- معاوضہ: زمین کے استعمال کے عوض جو ادائیگی کی جاتی ہے اسے رینٹ (Rent) کہتے ہیں۔ رینٹ کا انحصار زمین کی زرخیزی، مقام اور قلت پر ہوتا ہے۔

2. محنت: (Labor)

محنت سے مراد انسان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں جو پیداوار میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس میں مزدور، ڈاکٹر، انجینئر، استاد وغیرہ سب شامل ہیں۔
خصوصیات:

- محنت فنا نہیں ہوتی بلکہ استعمال سے بہتر ہوتی ہے۔
- محنت کا سپلائی اور طلب دیگر عوامل سے مختلف ہوتی ہے۔
- محنت کا معاوضہ اس کی صلاحیتوں، مہارت اور طلب و رسد پر منحصر ہوتا ہے۔
- معاوضہ: محنت کے استعمال کے عوض دی جانے والی ادائیگی اجرت (Wages) کہلاتی ہے۔ اجرت فی گھنٹہ، فی دن، فی مہینہ یا پیس ورن کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

3. سرمایہ: (Capital)

سرمایہ سے مراد وہ مصنوعی ذرائع ہیں جو پیداوار میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں مشینری، اوزار، فیکٹریاں، خام مال، ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات شامل ہیں۔
خصوصیات:

- سرمایہ محنت کی پیداوار ہے۔
- یہ قلیل المدت اور طویل المدت دونوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- سرمایہ کے بغیر بڑے پیمانے پر پیداوار ممکن نہیں۔
- معاوضہ: سرمایہ کے استعمال کے عوض دی جانے والی ادائیگی سود (Interest) کہلاتی ہے۔ سود کی شرح سرمایہ کی قلت، خطرے کی مقدار اور سرمایہ کاری کے منافع پر منحصر ہوتی ہے۔

4. تنظیم: (Organization / Entrepreneurship)

تنظیم سے مراد پیداوار کے دیگر تین عوامل (زمین، محنت، سرمایہ) کو اس طرح منظم کرنا کہ پیداوار کا عمل ممکن ہو سکے۔ منتظم یا کاروباری شخص (Entrepreneur) ان تمام عوامل کو جمع کرتا ہے، پیداوار کے فیصلے کرتا ہے اور خطرات مول لیتا ہے۔
خصوصیات:

- یہ پیداوار کا سب سے اہم عامل ہے۔
- تنظیم کے بغیر دیگر عوامل بے کار ہیں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

• منتظم تمام خطرات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

معاوضہ: تنظیم کے عوض جو ادائیگی ہوتی ہے اسے منافع (Profit) کہتے ہیں۔ منافع باقی تمام معاوضے (رینٹ، اجرت، سود) ادا کرنے کے بعد بچنے والی رقم ہوتی ہے۔ یہ مثبت، صفر یا منفی ہو سکتا ہے۔

ان عوامل کی اہمیت:

پیداوار کے یہ چاروں عوامل ایک دوسرے کے تکملہ ہیں۔ جدید معاشیات میں ٹیکنالوجی، معلومات اور انسانی سرمایہ (Human Capital) کو بھی پیداوار کے الگ عوامل کے طور پر دیکھا جاتا ہے، مگر بنیادی طور پر انہی چاروں کے گرد معاشی سرگرمیاں منظم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 23:

رسد کی لچک (Elasticity of Supply) کی تعریف، اقسام اور اثر انداز ہونے والے عوامل بیان کیجیے۔

جواب:

رسد کی لچک (Elasticity of Supply) سے مراد کسی شے کی مقدار رسد میں ہونے والی فیصدی تبدیلی اور اس کی قیمت میں ہونے والی فیصدی تبدیلی کے درمیان تعلق ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ قیمت میں تبدیلی کے جواب میں فروخت کنندگان کس حد تک اپنی رسد کو تبدیل کرتے ہیں۔

رسد کی لچک = (Es) مقدار رسد میں فیصدی تبدیلی قیمت میں فیصدی تبدیلی رسد کی لچک = (Es) قیمت میں فیصدی تبدیلی مقدار رسد میں فیصدی تبدیلی

رسد کی لچک کی اقسام:

1. مکمل طور پر بے لچک رسد: (Perfectly Inelastic Supply)

جب قیمت میں تبدیلی کے باوجود مقدار رسد میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔ $Es = 0$ ۔ مثال: قدیم نوادرات، زمین کا کل رقبہ۔

2. اکائی کے برابر لچک رسد: (Unitary Elastic Supply)

جب قیمت میں فیصدی تبدیلی کے برابر مقدار رسد میں بھی فیصدی تبدیلی ہو۔ $Es = 1$ ۔

3. زیادہ لچکدار رسد: (Elastic Supply)

جب مقدار رسد میں تبدیلی کی شرح قیمت میں تبدیلی کی شرح سے زیادہ ہو۔ $Es > 1$ ۔ مثال: تیار کردہ اشیاء جن کی پیداوار آسانی سے بڑھائی جاسکے۔

4. کم لچکدار رسد: (Inelastic Supply)

جب مقدار رسد میں تبدیلی کی شرح قیمت میں تبدیلی کی شرح سے کم ہو۔ $Es < 1$ ۔ مثال: زرعی اشیاء جن کی پیداوار میں وقت لگتا ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5. مکمل طور پر پلگداز رسد: (Perfectly Elastic Supply)

جب قیمت میں بہت معمولی تبدیلی پر رسد میں لامحدود تبدیلی ہو جائے۔ $E_s = \infty$ ۔ مثال: مکمل مقابلہ کی منڈی میں فرم کی رسد کا خط۔

رسد کی پلگ کو متاثر کرنے والے عوامل:

1. وقت کا دورانیہ: قلیل مدت میں پیداوار بڑھانا مشکل ہوتا ہے اس لیے پلگ کم ہوتی ہے۔ طویل مدت میں فرمیں نئی مشینری لگا سکتی ہیں اور نئی فرمیں مارکیٹ میں آسکتی ہیں، اس لیے پلگ زیادہ ہوتی ہے۔
2. مشینری کی نوعیت: اگر مشینری عام اور کثیر المقاصد ہو تو رسد میں تبدیلی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ اگر مشینری مخصوص ہو تو پلگ کم ہوگی۔
3. خام مال کی دستیابی: اگر خام مال آسانی سے دستیاب ہو تو رسد میں تیزی سے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔
4. پیداواری صلاحیت میں اضافے کا امکان: اگر فرم کے پاس غیر استعمال شدہ صلاحیت (Excess Capacity) ہو تو وہ قیمت بڑھنے پر رسد میں فوری اضافہ کر سکتی ہے۔
5. مارکیٹ میں فرمیں کی تعداد: اگر مارکیٹ میں بہت سی فرمیں ہوں تو رسد زیادہ پلگداز ہوتی ہے۔
6. مصنوعات کی نوعیت: زرعی مصنوعات کی رسد کم پلگداز ہوتی ہے جبکہ صنعتی مصنوعات کی رسد زیادہ پلگداز ہو سکتی ہے۔
7. اسٹوریج کی سہولت: اگر شے کو ذخیرہ کیا جاسکتا ہو تو رسد زیادہ پلگداز ہوتی ہے۔

رسد کی پلگ کی اہمیت:

- یہ حکومت کو ٹیکس لگانے اور قیمت کنٹرول کی پالیسیوں میں مدد دیتی ہے۔
- کاروباری ادارے اپنی پیداواری منصوبہ بندی میں اس سے رہنمائی لیتے ہیں۔
- بین الاقوامی تجارت میں اس کی مدد سے شرح مبادلہ کے اثرات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 24:

اجارہ داری (Monopoly) کی خصوصیات اور اس میں قیمت کا تعین کیسے ہوتا ہے؟ ڈیٹا گرام کی مدد سے وضاحت کیجیے۔

جواب:

اجارہ داری (Monopoly) ایک ایسی مارکیٹ کی ساخت ہے جس میں کسی شے کا صرف ایک ہی فروخت کنندہ ہوتا ہے اور اس کے کوئی قریبی متبادل نہیں ہوتے۔ اجارہ دار اپنی مصنوعات کی قیمت پر خاصا کنٹرول رکھتا ہے۔

اجارہ داری کی خصوصیات:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. ایک ہی فروخت کنندہ: مارکیٹ میں ایک ہی فرم ہوتی ہے جو پوری رسد مہیا کرتی ہے۔
2. متبادل کا فقدان: اجارہ دار کی مصنوعات کا کوئی قریبی متبادل نہیں ہوتا۔
3. داخلے میں رکاوٹیں: دیگر فرموں کے لیے مارکیٹ میں داخل ہونا بہت مشکل یا ناممکن ہوتا ہے۔ یہ رکاوٹیں قانونی (پیٹنٹ، لائسنس)، قدرتی (مونوپولی انفراسٹرکچر) یا مالی (بہت زیادہ سرمایہ) ہو سکتی ہیں۔
4. قیمت کا تعین کنندہ: (Price Maker) اجارہ دار قیمت لینے والا نہیں بلکہ قیمت مقرر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنی مصنوعات کی قیمت کا تعین خود کر سکتا ہے۔
5. منافع: اجارہ دار طویل مدت میں بھی غیر معمولی منافع (Supernormal Profits) کما سکتا ہے کیونکہ دوسری فرمیں داخل نہیں ہو سکتیں۔
6. طلب کا خط: اجارہ دار کے سامنے پوری مارکیٹ کا طلب کا خط ہوتا ہے جو نیچے کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے۔

اجارہ داری میں قیمت کا تعین:

- اجارہ دار بھی کسی دوسری فرم کی طرح زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مختتم آمدنی (MR) اور مختتم لاگت (MC) برابر ہوں۔ تاہم اجارہ دار کے سامنے طلب کا خط نیچے کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے، اس لیے اس کی مختتم آمدنی (MR) اوسط آمدنی (AR) سے کم ہوتی ہے۔

ڈایاگرام کی مدد سے وضاحت:

ڈایاگرام میں X محور پر مقدار اور Y محور پر قیمت / لاگت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

- طلب کا خط: (DD / AR) نیچے کی طرف ڈھلوان خط ہے۔
- مختتم آمدنی کا خط: (MR) AR کے نیچے واقع ہوتا ہے۔
- مختتم لاگت کا خط: (MC) لاگت کے خطوط کے مطابق۔

اجارہ دار کا توازن نقطہ وہ ہوتا ہے جہاں $MR = MC$ ہو۔ اس نقطہ سے مقدار (Qm) پر عمودی لائن کھینچی جائے تو طلب کے خط پر قیمت (Pm) معلوم ہوتی ہے۔

اجارہ دار اس قیمت پر Qm مقدار فروخت کرتا ہے۔ اس کی اوسط لاگت (AC) نقطہ Qm پر اگر Pm سے کم ہو تو اسے غیر معمولی منافع حاصل ہوتا ہے۔

قیمت کا تعین (مثال):

فرض کریں اجارہ دار کی طلب کا خط $P = 100 - 2Q$:

کل آمدنی $(TR) = P \times Q = 100Q - 2Q^2$

مختتم آمدنی $(MR) = 100 - 4Q$

مختتم لاگت $(MC) = 20$ فرض کریں



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

$$MR = MC \rightarrow 100 - 4Q = 20 \rightarrow 4Q = 80 \rightarrow Q = 20$$

$$P = 100 - 2(20) = 60$$

یہ اجارہ دار 20 اکائیاں 60 روپے فی اکائی فروخت کرے گا۔

اجارہ داری کی تنقید:

اجارہ داری میں قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں، پیداوار کم ہوتی ہے، صارفین کے پاس کوئی متبادل نہیں ہوتا اور معاشی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے زیادہ تر ممالک میں اجارہ داری کو منظم کیا جاتا ہے یا اس پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 25:

قلیل مدتی اور طویل مدتی میں فرم کی لاگت کے خطوط میں فرق واضح کریں۔

جواب:

پیداواری لاگت کے تجزیہ میں وقت کا دورانیہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ فرم کی لاگت کے خطوط قلیل مدت (Short Run) اور طویل مدت (Long Run) میں مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔

قلیل مدت (Short Run) کی تعریف:

قلیل مدت وہ دورانیہ ہے جس میں فرم پیداوار کے کم از کم ایک عامل (عموماً مشینری، زمین، عمارت) کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ اس دورانیہ میں کچھ عوامل مستقل (Fixed) اور کچھ متغییر (Variable) ہوتے ہیں۔

طویل مدت (Long Run) کی تعریف:

طویل مدت وہ دورانیہ ہے جس میں فرم پیداوار کے تمام عوامل کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اس میں نئی مشینری لگانا، نئی فیکٹری بنانا، پیداوار کا پیمانہ بڑھانا یا چھوٹا کرنا سب ممکن ہوتا ہے۔ طویل مدت میں کوئی عامل مستقل نہیں ہوتا۔

قلیل مدت میں لاگت کے خطوط:

1. کل لاگت: (TC) = کل لاگت = کل مستقل لاگت + کل متغیر لاگت (TVC)۔

○ TFC مقدار کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتی، اس کا خط افقی ہوتا ہے۔

○ TVC مقدار بڑھنے کے ساتھ بڑھتی ہے، لیکن پہلے کم رفتار سے پھر تیز رفتار سے۔

2. اوسط لاگت: (AC)



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- اوسط مستقل لاگت (AFC): مقدار بڑھنے کے ساتھ مسلسل گرتی ہے۔
- اوسط متغیر لاگت (AVC): پہلے گرتی ہے، پھر بڑھتی ہے (U-shaped)۔
- اوسط کل لاگت (ATC) یا (AC): پہلے گرتی ہے، کم سے کم نقطہ پر پہنچتی ہے، پھر بڑھتی ہے (U-shaped)۔
- 3. مختم لاگت (MC): پہلے گرتی ہے، پھر بڑھتی ہے اور AVC اور AC کو ان کے کم سے کم نقطہ پر کاٹتی ہے۔

طویل مدت میں لاگت کے خطوط:

طویل مدت میں فرم تمام عوامل کو تبدیل کر سکتی ہے، اس لیے کوئی مستقل لاگت نہیں ہوتی۔ اوسط لاگت کا خط (LRAC) بھی U-shaped ہوتا ہے مگر قلیل مدتی اوسط لاگت (SRAC) کے خطوط کا لفافہ (Envelope) ہوتا ہے۔

1. پیمانے کے فوائد (Economies of Scale): ابتدا میں پیداوار بڑھانے سے اوسط لاگت کم ہوتی ہے کیونکہ بڑے پیمانے پر مہارت، تقسیم کار، اور مشینری کے بہتر استعمال سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
2. پیمانے کے ثابت فوائد (Constant Returns to Scale): ایک خاص حد تک پیداوار بڑھانے سے اوسط لاگت مستقل رہتی ہے۔
3. پیمانے کے عدم فوائد (Diseconomies of Scale): پیداوار بہت بڑھنے پر انتظامی مسائل، ناکارہ ہم آہنگی اور محدود وسائل کی وجہ سے اوسط لاگت بڑھنے لگتی ہے۔

قلیل مدتی اور طویل مدتی لاگت کے خطوط میں فرق:

بنیاد	قلیل مدتی لاگت (SRAC)	طویل مدتی لاگت (LRAC)
مستقل عوامل	موجود ہوتے ہیں	کوئی مستقل عامل نہیں
خطوط کی تعداد	بہت سے SRAC خطوط ممکن	ایک LRAC خط
شکل	U-shaped	(U-shaped لیکن چپٹا)
کم سے کم نقطہ	ہر SRAC کا اپنا	تمام SRAC کے لفافے کا نچلا نقطہ
چمک	کم چمکدار	زیادہ چمکدار
پیمانے کے فوائد	ظاہر نہیں ہوتے	واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں
مدت	چند ماہ تا ایک سال	طویل (سالوں پر محیط)

ڈایاگرام کی مدد سے وضاحت:

ڈایاگرام میں $SRAC_1, SRAC_2, SRAC_3$ قلیل مدتی اوسط لاگت کے خطوط ہیں۔ LRAC خط ان تمام کے نیچے سے گزرتا ہوا ایک لفافے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ ہر SRAC کا کم سے کم نقطہ LRAC کو چھوتا ہے۔ LRAC کا نیچے کی طرف ڈھلوان حصہ پیمانے کے فوائد کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ اوپر کی طرف ڈھلوان حصہ پیمانے کے عدم فوائد کو ظاہر کرتا ہے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](https://www.mrapakistani.com)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MRPAKISTANI.COM ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

عملی اہمیت:

قلیل مدت میں فرم صرف متغیر عوامل کو تبدیل کر کے پیداوار میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ طویل مدت میں وہ اپنے پورے پیمانے کو بدل سکتی ہے، اس لیے طویل المدتی منصوبہ بندی میں LRAC کا مطالعہ ضروری ہے۔ اگر فرم کو مستقبل میں پیداوار بڑھانی ہے تو وہ اس پیمانے کا انتخاب کرے گی جہاں LRAC سب سے کم ہو۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔